مادرملت سے مختصر ملاقات

پروفیسر اقبال گل

میرے گاؤں کے مشرق میں فرسنگوں تک آلودہ ریت سے اس بات کا پتہ چلتا تھا کہ مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں یہ سرزمین دریائے ستلج کی گزرگاہ تھی۔ جالندھر کے اس قریے میں دو مسلمان طالب علم پبلک ہائی سکول میں زیر تعلیم تھے۔ ۱۹۴۰ء کا زمانہ تھا۔ بنی پرشاد ایک ہندو لڑکا گاؤں میں وارد ہوا۔ یہ قصبہ نواح وجوار کے دیہاتیوں کی راہ گزار نہ تھا مگر وہاں کے لوگ اشیائے ضرورت کی خرید کے لیے آتے جاتے رہتے تھے۔ یہی لوگ شعبۂ اطلاعات عامہ کا کردار ادا کرتے تھے۔ دہلی، جالندھر، اور لاہور وغیرہ کی خبریں دس پندرہ روز کے اندر اندر نواح میں پھیل جاتیں۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بھائی سرگودھا میں S.D.O انہار تھے۔ ان کے ایک خط سے معلوم ہوا کہ پاکستان وجود میں آنے والا ہے۔ خط کے دائیں کونے پر پاکستان کا نقشہ بھی تھا۔

ایک دن میں نے سکول سے واپس آتے ہوئے کاپی سے ایک کاغذ پھاڑ اقلم سے اس پر پاکستان لکھا۔ کیکر کا گوند لے کر زسل کے ایک کونے پر چپکا دیا۔ بازار سے گزرا تو کسی نے توجہ نہ دی۔ مگر بنی پرشاد نے حقارت سے دیکھا اور میرے ''نمستے'' کا جواب دیے بغیر آگے بڑھ گیا۔ مسلمان سے ہندو کی تحقیر کا میرا یہ پہلا تجربہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد قائداعظم کا نام گاؤں پہنچا۔ نہرو صاحب کو بہت کم لوگ جانتے تھے۔ رفتہ رفتہ ہندو حقارت کی باد سموم نے گاؤں کی فضا میں زہر گھول دیا۔ اگست ۱۹۴۷ء میں پرسکون زندگی آلام کی زد میں آ گئی اور باقاعدہ آتش زنی اور قتل وغارت کی وارداتیں شروع ہو گئیں۔ ہم گاؤں کے لوگ جو کھلے صحنوں میں سونے کے عادی تھے اب دروازوں میں تالے لگاتے لگاتے تھک جاتے کیونکہ معلوم نہیں تھا کہ کب سکھوں کا جتھا حملہ کر کے کرپانوں سے مسلمانوں کے ٹکڑے کر دے۔ قسمت میں زندگی لکھی تھی۔ مہاجر کیمپوں کا عذاب سہتے سہتے نومبر میں لاہور پہنچے۔ اللہ کا شکر ادا کیا۔ پلیٹ فارم پر اس طرح نیند آئی جیسے کوئی برسوں سے جاگ رہا ہو۔

روز وشب، شب وروز میں بدلتے رہے۔ تلاش روزگار کا سلسلہ جاری تھا۔ خانہ بدوشی کا احساس کم ہو رہا تھا۔ اسی زمانے میں اسلامیہ کالج لاہور میں پروفیسر حمید احمد خان صاحب (مرحوم) نے کیمبرج سے واپس آ کر ایم۔اے۔ انگریزی ادبیات کی کلاسز کا آغاز کیا۔ ان دنوں میں لاہور کے دیال سنگھ کالج میں اردو کا عارضی لیکچرار

NIHCR is pleased to announce that it has published:

PAKISTAN

A Religio-Political Study

by

Shaukat Ali

About the Book: *Pakistan: A Religio-Political Study* is a bold attempt to explain why more than five decades since its creation on the basis of religion, Islam emerges in Pakistan as an issue wherein the population the view that *raison d'etre* behind the creation of Pakistan was not Islam. He argues that the main object of the All India Muslim League movement was to construct an Islamic society to be governed according to the principles of Islam as enunciated in al-Qur'an and illustrated in the life of Muhammad al-Rasul Allah. It is this ideological aspect that distinguishes Muslims from the rest of the population of South Asia.

The book discusses the initiative taken by Zia-ul-Haq to build Pakistan as an Islamic State. It also reflects upon the preceding three decades marked by strife-ridden politics, domestic conflicts and coups that culminated in civil war and disintegration in 1971.

About the Author: After teaching for several years at the University of the Punjab, Lahore, Pakistan, in the Department of History, Political and Administrative Sciences, Dr. Shaukat Ali left for United States and joined the faculty of Political Science of the University of Massachusetts at Dartmouth.

Some of his books include (i) *Administrative Ethics in a Muslim State* (ii) *Pan-Movements in the Third World* (iii) *Nation-Building, Development and Administration* (iv) *Corruption, a Third World Perspective* (v) *Masters of Muslim Thought, 2 volumes* (vi) *Contemporary Religious Thought in Islam.*

His latest manuscript entitled Dimensions and Dilemmas of Islamic Movements is being reviewed by the State University of New York Press for publication. Presently he is working on a research book, *Clash of Civilizations, Islam Versus West.*

Available at NIHCR, # No.605, St.29, G-10/2, Islamabad, Pakistan
Tel: (051) 294642, 294637

Price:

Pakistani	Rs. 350.00
Other Countries	US$ 25.00

ایمرسن کالج ملتان

جلسہ تقسیم اسناد وانعامات زیر صدارت خاتون پاکستان ٦ مارچ ١٩٥٣ء

کرسیوں پر بائیں سے دائیں: ایف اے شاہ، ایس اے حمید، ایس ایم یوسف، چوہدری کے شاہ، ایس اے شاہ (پرنسپل)، خاتون پاکستان، چوہدری غفور، این ڈی احمد، جی آر عزیز، ایس اے افضل، ایس جی علی
کھڑے ہوئے پہلی قطار بائیں سے دائیں: اے سلام، ایس اے خان، منور علی خان، خورشید احمد، ایس ڈی فاروقی، کیوا ے غفور، ایم عظیم، آئی اے عباسی، ایس عصمت علی، ایم بشیر، ٹی ایچ جعفری، ایس ایس حسین
کھڑے ہوئے دوسری قطار بائیں سے دائیں: ایس ظہور احمد، حسن محمد، آر ایم احسان الٰہی، ایس محسن علی، ایم افضل، وحید الزمان، اے رحمٰن، منظور احمد، ایم حسین